گانا بجانا

مُمانعت.........قباحت..........وعیدیں

رسالہ ہٰذا میں قرآن وحدیث کی روشنی میں گانے بجانے، موسیقی اور میوزک کی مُمانعت وقباحت اور اُس کی سخت اور شدید وعیدیں، مُہلِک اور تباہ کُن نقصانات، مَفاسد اور دنیا و آخرت کے خطرناک عذاب بیان کیے گئے ہیں۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

گانا بجانا، موسیقی اور میوزک یہ انتہائی سخت قبیح اور شنیع گناہ ہے جس کی حرمت اور قباحت کا اندازہ آنے والی قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے کیا جاسکتا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول نے اس کی سختی سے مُمانعت بیان کی ہے اور اسے نفاق کے پیدا ہونے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود ہمارے مُعاشرے میں خوفِ خدا سے عاری اور فکرِ آخرت سے غافل لوگ اپنے مَرنے اور اللہ کے سامنے پیش ہونے سے بے فکر ہوکر کھلے عام بڑی دَلیری کے کے ساتھ دھڑلے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے کھلے عام گانے بجانے اور موسیقی کے استعمال میں مشغول ہوتے ہیں۔

شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا اور کوئی تفریح اور خوشی کا موقع، اِس منحوس آواز کے بغیر ناقص اور ادھورا سمجھتے ہیں، گاڑیوں اور دوکانوں میں، گلی اور محلے میں، کھانے اور پینے کی محفل میں، غرض کوئی جگہ اور کوئی وقت حتی کہ مسجد اور خانہ کعبہ تک جیسی مقدّس جگہ جہاں سوائے ذکرِ الٰہی اور آخرت کی یاد کے کچھ نہیں کیا جاتا، وہاں بھی موبائل فون پر لگی ہوئی موسیقی اور میوزک پر مشتمل ٹونز سے فضا گونج رہی ہوتی ہے، ہر جگہ اور ہر وقت اس کا آزادانہ اور بے حجابانہ استعمال عام ہوچکا ہے، یہی وجہ ہے کہ حدیث کے مطابق اس کی وجہ سے دلوں میں نفاق نے جگہ لے لی ہے اور ایمان کے نور پر دبیز پردے پڑتے جارہے ہیں، جس سے حق کو قبول کرنے کی صلاحیت کم بلکہ رفتہ رفتہ ناپید ہوتی جارہی ہے۔ فَإِلَى اللهِ الْمُشْتَكىٰ، وهُو الْمُسْتَعَان وَ عَلَيْه التُّكْلان۔

ذیل میں گانے بجانے کی مُمانعت اور اُس کی قباحت و شناعت کو تفصیل سے ذکر کیا جارہاہے، اِس لئے کہ یہ ہمارے معاشرے کا بہت بڑا لمحہ المیہ اور لمحہ فکریہ ہے، ہر عام و خاص اس میں مبتلاء نظر آتاہے اور حد یہ ہے کہ اس کی حرمت اور مُمانعت بھی لوگوں کی نگاہوں سے نکلتی چلی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنے والی آنکھ، سوچنے والا دماغ اور سمجھنے والا دل عطاء فرمائے تاکہ حق کو سمجھنااور اُس کو قبول کرناہمارے لئے آسان اور سہل ہو جائے۔(آمین)

زیرِ نظر رِسالہ اِسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیاہے، جس میں قرآن حدیث کی روشنی میں گانے بجانے کی حرمت او اُس کی قباحت وشَناعت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اس گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہونے والوں کیلئے سخت اور شدید وعیدیں ذکر کی گئی ہیں، تاکہ اسے پڑھ کر کچھ اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر پیدا ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاءہے کہ وہ اِس رِسالہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطاء فرمائے اور لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو اِس کو ہدایت اور اِصلاح کا ذریعہ بنائے۔(آمین)

خاکسار

محمد سلمان غفرلہ

گانے بجانے کی حُرمت وقَباحت آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات میں گانے بجانے کی حرمت اور قباحت وشناعت بیان کی گئی ہے:

پہلی آیت:﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ترجمہ :اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں، تاکہ ان کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں اور اس کا مذاق اُڑائیں۔ان لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل کرکے رکھ دے گا۔(آسان ترجمہ قرآن، لقمان:6)

جمہور مفسرین کے نزدیک آیتِ مذکورہ میں "لَهْوَ الْحَدِيثِ" سے مراد گانا بجانا ہے جس کا سخت اور شدید عذاب بیان کیا گیا ہے ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو قسم کھاکر فرمایا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔(تفسیر ابن کثیر، قرطبی)

دوسری آیت:﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ترجمہ: کیا تم اِسی بات پر حیرت کرتے ہو؟ اور (اُس کا مذاق بناکر) ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو، جبکہ تم تکبر کے ساتھ کھیل کود میں پڑے ہوئے ہو۔(آسان ترجمہ قرآن) آیتِ مذکورہ میں "سَامِدُونَ" سے مراد ایک تفسیر کے مطابق گانے بجانے میں لگے رہنا ہے۔(قرطبی)

تیسری آیت: شیطان کو جب راندہ درگاہ کیا جارہا تھا تو اُس نے اولادِ آدم کو گمراہ کرنے کا عہد کیا تھا، اُس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا تھا:﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾اور ان میں سے جس جس پر تیرا بس چلے اُنہیں اپنی آواز سے بہکا لے۔(آسان ترجمہ قرآن)

آیتِ مذکورہ میں شیطان کی آواز سے مراد ایک تفسیر کے مطابق گانا بجانا ہے جس کے ذریعہ شیطان لوگوں کو بہکا کر راہِ حق سے برگشتہ کرتا ہے۔(قرطبی)

چوتھی آیت:﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو ناحق کاموں میں شامل نہیں ہوتے اور جب کسی لغو چیز کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت مجاہد اور محمّد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہما سے مذکورہ آیت میں "الزُّورَ" کی تفسیر میں گانا بجانا منقول ہے، پس اِس اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ رحمٰن کے بندے گانے بجانے میں نہیں لگتے۔(قرطبی)

اِمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی "زُور" کی تفسیر میں گانا بجانا منقول ہے۔(احکام القرآن)

گانا بجانے کی حرمت احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں

احادیثِ طیبہ میں بڑی کثرت اور شدّ و مد کے ساتھ اس کے مفاسدو مضرّتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے، ذیل میں اس کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

گانا بجانا اللہ اور اُس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ، أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ، وَالْمَيْسِرُ، وَالْكُوبَةُ قَالَ: وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب ،جُوا، طبلہ، اور سارنگی کو حرام قرار دیااور فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔(ابوداؤد:3696)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے مَروی ہے:"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ضَرْبِ الدُّفِّ وَالطَّبْلِ وَصَوْتِ الزَّمَّارَةِ" کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھول اور طبلہ بجانے اور بانسری کی آواز سے منع فرمایا۔(نیل الاوطار:8/113)

اللہ تعالیٰ گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے:"إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ صَوْتَ الْخَلْخَالِ كَمَا يُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَيُعَاقِبُ صَاحِبَهُ كَمَا يُعَاقِبُ الزَّامِرِ، وَلَا تَلْبَسْ خَلْخَالاً ذَاتَ صَوتٍ إِلَّا مَلْعُونَةٌ"بیشک اللہ تعالیٰ پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند کرتے ہیں جیسے گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کے پہننے والی کو اسی طرح سزا دیتے ہیں جیسے بانسری بجانے والے کو دیتے ہیں اور بجنے والی پازیب وہی عورت پہنتی ہے جو ملعونہ ہے(یعنی رحمتِ الٰہی سے دور ہوتی ہے)۔(کنز العمال:45071)

گانے کی آواز سے اللہ کے نبی کی سخت ناپسندیدگی:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، مِزْمَارًا قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ، وَنَأَىٰ عَنِ الطَّرِيقِ، وَقَالَ لِي: يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، وَقَالَ:كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ (ایک چرواہے) کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور پھر مجھ سے فرمایا اے نافع !کیا تجھے آواز آرہی ہے؟حضرت نافع فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ نہیں (یعنی آواز آنا بند ہوگئی)حضرت نافع فرماتے ہیں:انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور فرمایا کہ میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح آواز سنی تو اس طرح فرمایا۔(ابوداؤد:281)

گانا گانے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت غصہ:

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ عمرو بن مرہ آیا اور کہنے لگا:"إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ عَلَيَّ الشِّقْوَةَ، فَمَا أُرَانِي أُرْزَقُ إِلَّا مِنْ دُفِّي بِكَفِّي، فَأْذَنْ لِي فِي الْغِنَاءِ فِي غَيْرِ فَاحِشَةٍ"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !اللہ نے میرے لیے بدبختی لکھ دی مجھے صرف اسی طرح رزق ملتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے دف بجاؤں (اور روٹی حاصل کروں)لہذا آپ مجھے کسی فحش کام(یعنی ناچنے اور لواطت وغیرہ) کے بغیر گانے کی اجازت دیدیجیے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"لَا آذَنُ لَكَ، وَلَا كَرَامَةَ، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ، كَذَبْتَ، أَيْ عَدُوَّ اللَّهِ، لَقَدْ رَزَقَكَ اللَّهُ طَيِّبًا حَلَالًا، فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنْ

رِزْقِهِ مَكَانَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ مِنْ حَلَالِهِ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ. قُمْ عَنِّي، وَتُبْ إِلَى اللَّهِ. أَمَا إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ التَّقْدِمَةِ إِلَيْكَ، ضَرَبْتُكَ ضَرْبًا وَجِيعًا، وَحَلَقْتُ رَأْسَكَ مُثْلَةً، وَنَفَيْتُكَ مِنْ أَهْلِكَ، وَأَحْلَلْتُ سَلَبَكَ نُهْبَةً لِفِتْيَانِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ" میں تجھے اس کی اجازت نہیں دوں گا اور تیری کوئی عزت نہیں اور نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اے اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے پاکیزہ اور حلال روزی دی پھر جو روزی اللہ نے تیرے لیے حلال فرمائی اس کی جگہ تو نے اس روزی کو اختیار کیا جو اللہ نے تجھ پر حرام فرمائی اور اگر میں تجھے اس سے قبل منع کر چکا ہوتا تو اب تجھے سخت سزا دیتا اور تیرا بُرا حشر کرتا، میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کی طرف رجوع کر اور غور سے سن! اب منع کرنے کے بعد اگر تو نے پھر ایسا کیا تو میری تیری سخت پٹائی کروں گا، دردناک سزا دوں گا اور تیری صورت بگاڑنے کے لیے تیرا سر منڈوا دوں گا اور تجھے گھر والوں سے جدا کر دوں گا اور مدینہ کے نوجوانوں کے لیے تیرا لباس و سامان لوٹنا حلال کر دوں گا۔ عمرو بن مرہ کھڑا ہوا اور اس پر ایسی ذلّت و رسوائی چھائی ہوئی تھی جس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ جب وہ جا چکا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "هَؤُلَاءِ الْعُصَاةُ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ حَشَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخَنَّثًا عُرْيَانًا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ النَّاسِ بِهُدْبَةٍ، كُلَّمَا قَامَ صُرِعَ" یہ (گانے کا کام کرنے والے) لوگ اللہ کے نافرمان ہیں جو ان میں سے بغیر توبہ کے مر جائے اللہ اس کو قیامت کے دن مخنّث (ہیجڑا) اور ننگے ہونے کی حالت میں حشر فرمائے گا جس طرح وہ دنیا میں تھا، اُس کے پاس کپڑے کا

ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ ہو گا جس کے ذریعے وہ لوگوں سے اپنے ستر کو چھپا سکے (یعنی اس کا ستر پوشیدہ نہ ہو گا) جب کھڑا ہو گا گر جائے گا۔(ابن ماجہ:2613)

گانے بجانے اور موسیقی کو حلال سمجھنا قیامت کی علامت ہے:

ایک حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ"میری اُمت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔(بخاری:5590)

گانا بجانا دل میں بڑی تیزی سے نفاق کو پیدا کرتا ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ "گانا دل میں نفاق کو اِس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو (بہت تیزی سے) اُگاتا ہے۔(شعب الایمان:4746)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اِسی مذکورہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وَالذِّكْرُ يُنْبِتُ الْإِيْمَانَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ"اور ذکر دل میں اس طرح ایمان کو پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔(ذمّ الملاھی لابن ابی الدّنیا:30)

گانے بجانے والوں کا زمین میں دھنسنا اور اُن کی صورتوں کا مسخ ہونا:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ"میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور ان کا نام کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سامنے باجے بجائے جائیں گے اور

گانے والیاں گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔(صحیح ابن حبان:6758)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِذَا اتُّخِذَ الفَيْءُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ،وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ،وَسَادَ القَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ،وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ"جب مال غنیمت کو ذاتی دولت بنا لیا جائے اور امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے اور زکوۃ کو ایک تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم دین کو دنیا طلبی کے لئے سیکھا جانے لگے اور جب بیوی کی اطاعت کی جانے لگے اور ماں کی نافرمانی شروع ہو جائے دوست کو قریب کیا جائے اور باپ کو دور رکھا جائے اور مسجدوں میں شوروغل ہونے لگے اور قبیلہ کا سردار ان کا فاسق بدکار بن جائے اور جب قوم کا سردار ان کا بدترین آدمی بن جائے اور جب شریر آدمی کی عزت اس کے خوف سے کی جانے لگے اور جب گانے والی عورتیں اور باجوں گاجوں کا رواج عام ہو جائے اور جب شرابیں پی جانے لگیں اور اس امت کے آخری لوگ پہلے گزرے ہوئے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آندھی کا اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنس جانے اور صورتیں بگڑ جانے کا اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس

طرح آئیں گے جیسے کی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے اور اس کے دانے بیک وقت بکھر جاتے ہیں۔(ترمذی:2211)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"**فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ**"اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے،صورتیں بگڑنے اور پتھروں کی بارش کے واقعات رونما ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے کسی نے پوچھا:"**وَمَتَى ذَاكَ؟**" یارسول اللہ! ایسا کب ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**إِذَا ظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ**"جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔(ترمذی:2212)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے بندروں اور خنزیروں کی شکلوں میں بدل دیا جائے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وہ لوگ اللہ کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: پھر ان کا یہ حال کیوں ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"**يَتَّخِذُونَ الْمَعَازِفَ وَالْقَيْنَاتِ وَالدُّفُوفَ،وَيَشْرَبُونَ الْأَشْرِبَةَ، فَبَاتُوا عَلَى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ، فَأَصْبَحُوا قَدْ مُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ**"وہ لوگ باجوں گانوں اور گانے والی عورتوں کے عادی ہو جائیں گے اور شرابیں پئیں گے ایک رات جب وہ شراب نوشی اور کھیل کود میں مشغول ہوں گے تو صبح تک ان کی صورتیں بندروں اور خنزیروں میں مسخ ہو چکی ہوں۔(حلیۃ الاولیاء:3/119)

موسیقی کے آلات کو توڑنے کا حکم دیا گیا ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَّارَاتِ، يَعْنِي الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ، وَالْأَوْثَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ" اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں ک لئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسریوں اور گانے بجانے کے سامان اور ان بتوں کو ختم کر دوں جو زمانہ جاہلیت میں پوجے جاتے تھے۔(مسند احمد:22218)

ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"أُمِرْتُ بِهَدمِ الطَّبلِ وَالْمِزْمَارِ" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ڈھول اور بانسری کو مٹادوں۔(کنز العمال:40639)

گھنٹیاں اور باجے شیطان کا ساز ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ" گھنٹی شیطان کا ساز ہے۔(مسند احمد:8850)

گانے باجے والوں کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ" فرشتے اس جماعت کے ہم راہ نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔(ابوداؤد:2555)

ایک روایت میں ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ اونٹ دیکھے ان میں سے بعض (کے گلے) میں گھنٹی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اس کی آواز سنی تو پوچھا:"مَا هَذَا؟" یہ کیا ہے؟ایک آدمی نے عرض کیا: "الْجُلْجُلُ" یہ جلجل ہے۔ آپ نے پوچھا جلجل کیا ہے؟اس نے کہا: گھنٹی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"فَاذْهَبْ

فَاقْطَعْهُ ثُمَّ ارْمِ بِهِ" اچھا تم جاؤ اور اسے کاٹ کر پھینک دو۔ اس نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ پھر اس آدمی نے واپس آکر عرض کیا: یارسول اللہ، یہ حکم آپ نے کس وجہ سے دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ" جس قافلے میں گھنٹی ہو، فرشتے اس کے ہم راہ نہیں ہوتے۔(طبرانی کبیر:1001)

گانے باجے والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لونڈی میرے پاس لائی گئی جس کے پاؤں میں جھنکار والے گھنگرو بندھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا" گھنگرو کاٹے بغیر اسے میرے پاس مت لاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ" فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں گھنٹی ہو۔(ابوداؤد:4231)

گانے باجے والی سواری شیطان کی سواری ہے:

ایک روایت میں ہے، ایک دفعہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے قریب سے ایک اونٹنی لیکر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "هَذِهِ مَطِيَّةُ شَيْطَانٍ" یہ شیطان کی سواری ہے۔(ابن ابی شیبہ:32599)

گانے باجے کی آواز احمقانہ اور فاجرانہ آواز ہے:

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ آپ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی طرف چل دیا۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اپنی گود میں اٹھالیا،

یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی۔ پھر آپ ﷺ اُنہیں رکھ کر رونے لگے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ رو رہے ہیں، جبکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: "إِنِّي لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلَكِنِّي نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ" میں نے رونے سے منع نہیں کیا، البتہ دو احمقانہ اور فاجرانہ آوازوں سے روکا ہے۔ ایک خوشی کے موقع پر لہو و لعب اور شیطانی باجوں کی آواز اور دوسری مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنے، گریبان چاک کرنے کی آواز۔ (مستدرک حاکم: 6825)

گانے باجے کی آواز ملعون آواز ہے:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنيَا وَالآخِرَة: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ" دو آوازیں ایسی ہیں جو دنیا و آخرت میں ملعون ہیں (یعنی اُن پر لعنت کی گئی ہے) ایک وہ آواز جو کسی نعمت (یعنی خوشی) کے موقع پر راگ باجے کی ہوتی ہے اور دوسری وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت نوحہ اور بین کرنے کی ہوتی ہے۔ (مسند البزار: 7513)

گانا گانے اور سننے والے دونوں ملعون ہیں:

مُحدِّثِ کبیر اِمام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لُعِنَ الْمُغَنِّي وَالْمُغَنَّى لَهُ" گانا گانے والا اور وہ جس کیلئے گانا گایا جائے دونوں ملعون ہیں۔ (شعب الایمان: 4751)

گانا سننے والے کے کان میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَنْ قَعَدَ إِلَى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللهُ فِيْ أُذُنَيْهِ الآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ جو کسی گانا گانے والی کے پاس گانا سننے کیلئے بیٹھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالیں گے۔(أخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ:6064)

گانا گانے والے کی نماز قبول نہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رات کو کسی کو گانا گاتے ہوئے سنا تو اِرشاد فرمایا: ”لَا صَلَاةَ لَهُ، لَا صَلَاةَ لَهُ، لَا صَلَاةَ لَهُ“ اُس کی نماز قبول نہیں، اُس کی نماز قبول نہیں، اُس کی نماز قبول نہیں۔(نیل الاوطار:8/113)

گانا سننا گناہ اور اُس سے لذّت حاصل کرنا کُفر ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”اسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي مَعْصِيَةٌ وَ الْجُلُوسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ“ گانا سننا گناہ ہے، اُس کے پاس بیٹھنا فسق و فجور ہے اور اُس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے۔(نیل الاوطار:8/113)

گانے بجانے پر مشتمل دَعوت قابلِ قبول نہیں:

حضرت زُبید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب اُنہیں کسی شادی کی دعوت میں بلایا جاتا تھا تو اگر حضرت زُبید رحمۃ اللہ علیہ وہاں راگ باجوں کی آواز سنتے تو اس میں داخل نہیں ہوتے تھے۔(ذمّ الملاھی:72)

گانا گانے والے کے اوپر شیاطین مسلط ہو جاتے ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَا رَفَعَ رَجُلٌ صَوْتَهُ بِعَقِيرَةٍ غِنَاءً إِلَّا بَعَثَ اللهُ بِشَيْطَانَيْنِ يَجْلِسَانِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ يَضْرِبَانِ بِأَعْقَابِهِمَا عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى يَسْكُتَ مَتَى مَا سَكَتَ“ جب کوئی شخص اپنی آواز کو گانا گانے میں بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو شیطانوں کو بھیجتا ہے جو اُس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ کر اپنی ایڑھیوں سے اُس کے سینے پر اُس وقت تک مارتے ہیں جب تک وہ خاموش نہ ہو جائے۔(طبرانی کبیر:7825)

گانا بجانا زنا کا منتر ہے:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَى“ گانا بجانا زنا کا منتر ہے (یعنی اِس سے زنا کا دروازہ کھلتا ہے)۔(شعب الایمان:4754)

گانا گانے والے کا گانا، اُس کی کمائی اور اُس کی جانب دیکھنا بھی حرام ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”ثَمَنُ الْقَيْنَةِ سُحْتٌ، وَغِنَاؤُهَا حَرَامٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهَا حَرَامٌ، وَثَمَنُهَا مِثْلُ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ عَلَى السُّحْتِ، فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ“ گانا گانے والی عورت کی اُجرت، اُس کا گانا گانا اور اُس کی جانب دیکھنا بھی حرام ہے، اُس کی کمائی ایسی ہے جیسے کتے کی کمائی، اور کتے کی کمائی حرام ہے، اور جس کا گوشت حرام سے پرورش پائے تو آگ ہی اُس کیلئے زیادہ لائق ہے۔(طبرانی کبیر:87)

گانے بجانے اور اُس کے آلات فروخت کرنے میں کوئی بھلائی نہیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ، وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ، وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ" گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت مت کرو اور اُنہیں گانا گانا مت سکھاؤ، ایسی باندیوں کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور اُن کی کمائی حرام ہے، اِسی بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل کی گئی ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں، تاکہ ان کے ذریعے لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکائیں۔(ترمذی:1282)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "أَخْبَثُ الْكَسْبِ كَسْبُ الزَّمَّارَةِ" راگ باجے کی کمائی سب سے زیادہ گندی کمائی ہے۔(ذمّ الملاھی:67)

گانے سے بے شرمی، بے مروّتی اور شہوت کا ہیجان پیدا ہوتا ہے:

حضرت یزید ابن الولید النّاقص فرماتے ہیں: "إِيَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ، فَإِنَّهُ يُنْقِصُ الْحَيَاءَ، وَيَزِيدُ فِي الشَّهْوَةَ، وَيَهْدِمُ الْمُرُوءَةَ، وَإِنَّهُ لَيَنُوبُ عَنِ الْخَمْرِ، وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ السُّكْرُ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ، فَجَنِّبُوهُ النِّسَاءَ إِنَّ الْغِنَاءَ دَاعِيَةُ الزِّنَى" گانا بجانے سے بچو اِس لئے کہ یہ شرم و حیاء کو کم کردیتا ہے، شہوت کو بڑھا دیتا ہے، مروّت کو ختم کردیتا ہے، اور یہ گانا شراب کے ہی قائم مقام ہوتا ہے (یعنی اُسی کا کام کرتا ہے) اور وہی کام کرتا ہے جو نشہ آور چیز کرتی ہے، پس اگر تم نے گانا بجانا ہی

ہے تو عورتوں کو اس سے (ہر صورت میں)ضرور دور رکھو کیونکہ بیشک گانا بجانازنا کو دعوت دینے والا ہے۔(شعب الایمان:4755)

گانے بجانے کے مُہلک اور تباہ کُن نقصانات اور خطرناک مَفاسد

گانے باجے کی حرمت اور قباحت پر جو آیات وروایات ماقبل گزری ہیں،اُن سے گانے بجانے کے مفاسد اور نقصانات بہت اچھی طرح سمجھے جاسکتے ہیں،تاہم اُنہی آیات و روایات کا اختصار بھی مُلاحظہ فرمائیں:

☆گانے بجانے والوں کیلئے ذلّت والا عذاب ہے۔(لقمان:6)

☆گانا بجانا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔(ابو داؤد:3696)

☆اللہ تعالیٰ گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں۔(کنزالعمال:45071)

☆گانے بجانے کی آواز اللہ کے نبی کی ناپسندیدہ آواز ہے۔(ابو داؤد:281)

☆گانے والے کی اللہ اور اس کے رسول کے یہاں کوئی عزّت نہیں۔(ابن ماجہ:2613)

☆گانے والے کی آنکھوں میں ٹھنڈک (یعنی سکون) نہیں۔(ابن ماجہ:2613)

☆گانے والا اللہ کا دشمن ہے۔(ابن ماجہ:2613)

☆گانے والا دنیاوی اعتبار سے بھی سخت سزا کا مستحق ہے۔(ابن ماجہ:2613)

☆گانے بجانے والے اللہ کے نافرمان ہیں۔(ابن ماجہ:2613)

☆قیامت کے دن ننگا ہونے کی حالت میں جمع کیا جائے گا۔(ابن ماجہ:2613)

☆گانے بجانے اور موسیقی کو حلال سمجھنا قیامت کی عَلامت ہے۔(بخاری:5590)

☆ گانا دل میں بہت تیزی سے نفاق پیدا کرتا ہے۔(شعب الایمان:4746)

☆ گانے بجانے کے عام ہونے پر سرخ آندھی اور زلزلوں کا عذاب۔(ترمذی:2211)

☆ گانے بجانے کے عام ہونے پر آسمان سے پتھر کی بارش کا عذاب۔(ترمذی:2211)

☆ گانے بجانے کے عام ہونے پر زمین میں دھنسنے کا عذاب۔(ترمذی:2211)

☆ گانے بجانے کے عام ہونے پر صورتوں کے مسخ ہونے کا عذاب۔(ترمذی:2211)

☆ گانے بجانے کے آلات توڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔(مسند احمد:22218)

☆ باجے شیطان کا ساز ہے۔(مسند احمد:8850)

☆ گانے باجے والوں کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔(ابوداؤد:2555)

☆ گانے باجے والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔(ابوداؤد:4231)

☆ گانے باجے والی سواری شیطان کی سواری ہے۔(ابن ابی شیبہ:32599)

☆ گانے باجے کی آواز احمقانہ اور فاجرانہ آواز ہے۔(مستدرک حاکم:6825)

☆ گانے باجے کی آواز ملعون آواز ہے۔(مسند البزار:7513)

☆ گانا گانے اور سننے والے دونوں ملعون ہیں۔(شعب الایمان:4751)

☆ گانا سننے والے کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔(ابن عساکر فی تاریخہ:6064)

☆ گانا گانے والے کی نماز قبول نہیں۔(نیل الاوطار:8/113)

☆ گانا سننا گناہ ہے۔(نیل الاوطار:8/113)

☆ گانا سننے کیلئے بیٹھنا فسق وفجور ہے۔(نیل الاوطار:8/113)

☆ گانے سے لذّت حاصل کرنا کُفر ہے۔(نیل الاوطار:8/113)

☆ گانوں باجوں پر مشتمل دَعوت قابلِ قبول نہیں۔(ذمّ الملاھی:72)

☆گانا گانے والے پر شیاطین مسلّط ہو جاتے ہیں۔(طبرانی کبیر:7825)

☆گانا بجانا زنا اور بدکاری کا منتر ہے۔(شعب الایمان:4754)

☆گانا گانے والے کی اُجرت حرام ہے۔(طبرانی کبیر:87)

☆گانا گانے والی عورت کی جانب دیکھنا بھی حرام ہے۔(طبرانی کبیر:87)

☆گانے باجے کی کَمائی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔(ترمذی:1282)

☆گانے باجے کی کَمائی سب سے سے زیادہ گندی کَمائی ہے۔(ذمّ الملاھی:67)

☆گانا بجانا شرم وحیاء کو کم کردیتا ہے۔(شعب الایمان:4755)

☆گانا بجانا شہوت کو بڑھا دیتا ہے۔(شعب الایمان:4755)

☆گانا بجانا اِنسان کو بے مروّت بنا دیتا ہے۔(شعب الایمان:4755)

☆گانا بجانا شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کے قائم مقام ہے۔(شعب الایمان:4755)

☆گانا بجانا زنا اور بدکاری کی دَعوت دیتا ہے۔(شعب الایمان:4755)

گانے سے بچنے والوں کیلئے اِنعامات

جس طرح گانا بجانا اللہ کی ناراضگی اور اُس کے سخت غصہ اور عذاب کا ذریعہ ہے، اِسی طرح اس سے بچنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کی رضاء اور جنّت کے حصول کا ذریعہ بھی چنانچہ اِس سے بچنے والے کیلئے اِنعامات بھی ذکر کیے گئے ہیں، چنانچہ حدیثِ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے صدا لگائی جائے گی:”أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُنَزِّهُونَ أَنْفُسَهُمْ وَأَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ

وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ؟ أَدْخِلُوهُمْ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ" کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو اور اپنے کانوں کو لہو و لعب اور شیطان کے راگ باجوں سے دور رکھتے تھے ؟ اُنہیں جنّت کے باغات میں داخل کرو، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: "أَسْمِعُوهُمْ حَمْدِيْ وَثَنَائِي، وَأَخْبِرُوهُمْ أَنْ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" انہیں میری حمد و ثناء سناؤ اور خوشخبری سنادو کہ اُن پر نہ کسی قسم کا خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے۔(حلیۃ الأولیاء:3/151)

☆............☆............☆